سوال

(504)انگریز رجسٹرار کے پاس ایک مسلمان اورایک اہل کتاب کی گواہی سے عقدہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاانگریز رجسٹرار کے ذریعے ایک مسلمان اورایک کتابی کی گواہی سے منعقد ہونے والی شادی اسلام کی نظر میں شرعی شادی ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکثراہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مسلمان مرد کا مسلمان عورت سے نکاح ولی اور دوعادل گواہوں سے منعقد ہوتا ہے اس کے بغیر درست نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

(لَانِكَاحَ إلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)[1]

"نکاح توصرف ولی اور دوعادل گواہوں سے ہی منعقد ہوتا ہے ۔(اس کو داقطنی نے روایت کیا ہے)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ"[2]

"جو عورتیں بغیر گواہ کے اپنا نکاح منعقد کرتی ہیں وہ زانیہ شمار ہوں گی۔"

اوراس وجہ سے بھی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نکاح کا مقدمہ پیش ہواجونکاح ایک مرد اورایک عورت کی گواہی سے منعقد کیا گیا تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

"یہ مخفی نکاح ہے اگرمیں اس معاملے میں پیش رفت کرتا تورجم کردیتا۔"[3]

نیزابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے "لانکاح إلا ببینة"[4] (بغیر گواہ کے نکاح منعقد نہیں ہوتا)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح میں ولی اور گواہوں کے معتبر ہونے پر کئی احادیث پیش کرنے کے بعد فرمایا:

"اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اوران کے بعد تابعین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا اسی پر عمل رہا ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا: نکاح تو صرف گواہوں سے منعقد ہوتا ہے۔"

نکاح میں ولی اور گواہوں کے معتبر ہونے کے مذکورہ مسئلے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ شریعت کے مقاصد سے موافقت کرتا ہے کیونکہ اس سے عزتوں اور نسبوں کی حفاظت ہوتی ہے زنا اور فساد کا راستہ بند ہوتا ہے اور ممکنہ ازدواجی اختلافات کا قلع قمع ہوتا ہے۔

رہا مسلمان مرد کا کتابیہ عورت سے شادی کرنا تو شافعی اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول کے مطابق یہ نکاح بھی دو عادل گواہوں کے بغیر درست نہیں ہوتا۔ اور علمی اعتبار سے اس کے دلائل وہ احادیث اور آثار ہیں جن کو ابھی ذکر کیا گیا ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ اس سے شریعت کے قواعد و مقاصد کی موافقت ہوتی ہے۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

---

[1]۔ صحیح سنن الدار قطنی (225/3)

[2]۔ ضعیف سنن الترمذی رقم الحدیث (1103)

[3]۔ ضعیف موطا امام مالک رقم الحدیث (1114)

[4]۔ سنن الترمذی رقم الحدیث (1104)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 446

محدث فتویٰ